امید دار کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ اس کو کسی ادارہ کی طرف سے اس کتاب پر کوئی انعام نہیں ملا ہے اور فارم کو پر کرنے کے ساتھ آٹھ کاپیاں بھی اپنی کتاب کی اکاڈمی کو بھیجنی ہوتی ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ طریقہ بھی سخت نامناسب اور نادرست ہے، کیونکہ جو اونچے درجہ کے ادیب اور شاعر ہیں اور ساتھ ہی خوددار بھی وہ اس بات کو اپنے فن کی توہین سمجھتے ہیں کہ انعام کے امیدواروں کی صف میں جاکر کھڑے ہوں اور اس کے لیے وہ باقاعدہ درخواست پیش کریں پھر ایک مصنف کو اپنی کتاب کے آٹھ نسخے بیک وقت مفت دے دینا بھی ہر وقت آسان نہیں ہوتا، اس بنا پر اگر اکاڈمی کا مقصد سچ مچ اُردو کی خدمت کرنا اور اس کے ادیبوں اور شاعروں کی ہمت بڑھانا ہے تو اس کو انعامات کے لیے اپنے ہاں کے قواعد وضوابط پر فراخ وصلگی سے نظرثانی کرنی چاہیے۔

---

افسوس ہے گزشتہ مہینہ مسلمانوں کی بعض نمایاں شخصیتیں ہم سے جدا ہوگئیں۔ سیّد عبدالرحمٰن صاحب تھنگل آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر تھے۔ سابق صدر مسلم لیگ محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے اس جماعت کا جو وقار اور مرتبہ جنوبی ہند میں قائم کردیا تھا۔ سیّد عبدالرحمٰن صاحب تھنگل نے نہ صرف اسے قائم رکھا۔ بلکہ بعض حیثیتوں سے اس میں اضافہ کیا وہ نہایت سوجھ بوجھ اور فہم وتدبّر کے سیاست دان تھے۔ حکومت اور دوسری سیاسی پارٹیاں بھی ان کی لیاقت و قابلیت اور بلند کردار کی معترف نہیں ان کی دین داری کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتا ہے کہ ان کی وفات حج سے فراغت کے بعد ہوئی اور ان کا جسدِ خاکی سرزمین قدس کی امانت بن گیا، یہ وہ موت ہے جس پر زندگی کو بھی رشک آتا ہے: اللہ تعالیٰ ان کے مدارج ومراتب بلند فرمائے۔

---

مولانا عبداللطیف نعمانی ایک مشہور عالم اور صاحب درس وتدریس بزرگ تھے ایک مدت سے مئو۔ ضلع اعظم گڈھ کے مدرسہ مفتاح العلوم میں شیخ الحدیث کے عہدہ پر فائز تھے،